



## سوال

(97) عظمت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور منکرین حدیث

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک صاحب کی زبانی واقعہ سننے کا اتفاق ہوا: ”ایک دن مسجد نبوی کے صحن میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تشریف فرم تھے اور کچھ حاضرین کو کوئی حدیث بیان کر رہے تھے، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات کا علم ہوا تو کہنے لگے: ابوہریرہ! جو بات آپ بیان کر رہے ہیں، جب یہ واقعہ رونما ہوا اس وقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور یہ بات ہرگز ایسے نہ تھی، آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غلط بات منسوب کرتے ہوئے خدا کا خوف محسوس نہ ہوا اور اگر آپ کی جگہ کوئی اور ہوتا تو میں (عمر) اس کی گردن مار دیتا“ العیاذ باللہ

کیا یہ واقعہ صحیح ثابت ہے؟

ساتھ ہی گفتگو کے دوران ان صاحب نے اس بات کا بھی اضافہ کیا کہ

”ایک دفعہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے دریافت کیا: اب آپ بہت سی احادیث روایت کرتے ہیں جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ایسا نہیں تھا، تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: اس وقت مجھے اپنی گردن ماری جانے کا خوف تھا۔“

کیا یہ واقعات صحیح ہیں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الامین، اما بعد:

یہ (پہلا) واقعہ بے سند ہونے کی وجہ سے موضوع اور باطل ہے۔ مجھے کسی کتاب میں یہ واقعہ باسند صحیح نہیں ملا۔ اس بے اصل قصے کے سرا بر عکس سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر مکمل اعتماد کرتے تھے۔ اس کی دلیل کے طور پر صحیح احادیث سے تین حوالے پیش خدمت ہیں:



## سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

(۱) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت لائی گئی جو کھال پر سوئی سے گود کر لکھتی تھی تو عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور (صحابہ کرام سے) فرمایا: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تم سے کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوئی سے گودنے کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور کہا: اے امیر المؤمنین! میں نے سنا ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا سنا ہے؟ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ

«لا تثنی ولا تستوشمن» ض گودنے کا کام نہ کرو اور نہ کسی سے گدواؤ۔ (صحیح بخاری: ۵۹۳۶)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث کے بارے میں پوچھنا اور اس پر اعتراض نہ کرنا اس کی واضح دلیل ہے کہ وہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو سچا اور قابل اعتماد سمجھتے تھے۔

(۲) ایک دفعہ سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے کہ وہاں سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ گزرے تو انھوں نے سیدنا حسان رضی اللہ عنہ کو گوشہ چشم سے (غصے کے ساتھ) دیکھا۔ سیدنا حسان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تو اس وقت بھی مسجد میں اشعار پڑھتا تھا جب اس میں آپ سے بہتر شخص سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہوتے تھے پھر انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر کہا: میں پ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ «اجب عنی، اللهم ایدہ بروح القدس»

میری طرف سے جواب دو، اے اللہ! اس (حسان) کی روح القدس کے ذریعے سے مدد فرما؟

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں۔ (صحیح مسلم: ۲۴۸۵/۱۵ [۶۳۸۳])

(۳) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

”یا اباہریرہ! انت كنت الزمنا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واحفظنا بحديثه“

اے ابوہریرہ! آپ ہم میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے زیادہ بہتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو سب سے زیادہ یاد کرنے والے تھے۔ (سنن الترمذی: ۳۸۳۶ سندہ صحیح، وقال الترمذی: ”هذا حديث حسن“ و صحیح الحاكم ۵۱۰/۳، ۵۱۱ ح ۶۱۶۷ ووافقه الذہبی)

ان صحیح احادیث سے معلوم ہوا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر بھروسہ اور اعتماد تھا اور وہ اس کا اعتراف بھی کرتے تھے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نہ صرف عمر رضی اللہ عنہ بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلیفہ اول سیدنا ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے بھی محبوب تھے۔

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو امتیاز حیثیت حاصل تھی۔

## سیدنا ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

سیدنا ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو (حجۃ الوداع میں) منادی کرنے والا بنا کر بھیجا تھا۔ (صحیح بخاری: ۳۶۹)



اس صحیح روایت سے معلوم ہوا کہ سیدنا ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے نزدیک سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بہت بڑا مقام تھا۔ یاد رہے کہ اس حج میں سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو منادی کرنے والا بنا کر بھیجا تھا۔

### سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

ایک دفعہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک حدیث بیان کی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کے بارے میں پوچھا گیا پس انھوں نے فرمایا:

”صدق ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ن سچ کہا ہے۔ (طبقات ابن سعد ۳۳۲/۴ و سندہ صحیح)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی تھی۔ (تاریخ الصغیر للبغاری ص ۵۵ دوسرا نسخہ ۱/۲۸، ۱۹۲ و سندہ صحیح، ابن وہب رواہ عن ابن جریج والراوی عنہ ابن صالح او ابن عیسیٰ المصری وکلاہما ثقتان)

### سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے میرے اللہ! ابو ہریرہ اور اس کی ماں کو اپنے مومن بندوں کا محبوب بنا دے۔ (صحیح مسلم: ۱۵۸/۲۳۹۱ [۶۳۹۶])

یہ دعا قبول ہوئی۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر مومن جو میرے بارے میں سن لیتا ہے تو بغیر دیکھے ہی مجھ سے محبت کرتا ہے۔ (صحیح مسلم: ۲۳۹۱ نحو المعنی)

### خلاصہ التحقیق:

ان تمام روایات اور دیگر احادیث صحیحہ سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ مسئلہ بالا قصہ بے اصل اور موضوع ہے۔

### دوسرا قصہ: گردن ماری جانے کا خوف!

یہ قصہ بھی بے اصل اور موضوع ہے۔ اس سلسلے میں چند دیگر روایات کی تحقیق درج ذیل ہے:

۱۔ محمد بن عجلان سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: میں ایسی حدیثیں بیان کرتا ہوں، اگر میں عمر (رضی اللہ عنہ) کے زمانے میں یہ حدیثیں بیان کرتا تو آپ میرا سر (مارا کر) زخمی کر دیتے۔ (البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر ۸/۱۱۰، وسیر اعلام النبلاء للذہبی ۲/۶۰۱)

عبداللہ بن وہب المصری رحمہ اللہ سے نیچے سند غائب ہونے کے ساتھ ساتھ یہ روایت سخت مستقطع ہے۔ دیکھئے الانوار الکاشفہ (ص ۱۵۵) ابن عجلان مدلس بھی تھے۔ دیکھئے طبقات المدلسین لابن حجر (۳/۹۸، المرتبۃ الثالثیہ) و مشکل الآثار للطحاوی (۱/۱۰۰، ۱۰۱)

۲۔ صالح بن ابی الاخصر عن الزہری عن ابی سلمۃ کی سند سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: ہم عمر (رضی اللہ عنہ) کی وفات سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے حدیث بیان نہیں کر سکتے تھے۔ (البدایہ والنہایہ ۱۱۰/۸)

یہ سند ضعیف و مردود ہے۔ صالح بن ابی الانضر: ”ضعیف یعتبر بہ“ ہے۔ (التقریب: ۲۸۴۳)

امام زہری مدلس تھے۔ دیکھئے طبقات المدلسین (۳/۱۰۲، المرتبہ الثالثہ) اور شرح معانی الآثار للطحاوی (۱/۵۵ باب مس الفرج)

صالح بن ابی الانضر سے نیچے والی سند یہاں غائب ہے اور سیر اعلام النبلاء (۶۰۲/۲) میں اس کا صالح سے راوی یزید بن یوسف الرجبی ضعیف ہے لہذا یہ سند صالح سے بھی ثابت نہیں ہے۔

۳۔ بغیر سند کے ”محمد بن یحییٰ الذہلی: ثنا عبد الرزاق عن معمر عن الزہری“ کی سند سے مروی ہے کہ ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: میں عمر (رضی اللہ عنہ) کی زندگی میں یہ حدیثیں بیان نہیں کر سکتا تھا کیونکہ مجھے یقین تھا کہ میری پٹھ پر کوڑا برسے گا۔ (البدایہ والنہایہ ۱۱۰/۸)

یہ روایت کئی وجہ سے مردود ہے:

(۱) امام زہری نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کچھ بھی نہیں سنا۔ ان کی سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت منقطع ہوتی ہے۔ دیکھئے الاتحاف المہرۃ لابن حجر (۱۵/۵۹۰) و تحفہ التحصیل فی ذکر رواۃ المراسیل للعراقی (ص ۲۸۹) و جامع التحصیل (ص ۲۶۹)

(۲) امام زہری کی تالیس کے علاوہ امام عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی رحمہ اللہ بھی مدلس تھے۔ دیکھئے طبقات المدلسین (۲/۵۸)، المرتبہ الثانیہ، صحیح یہ ہے کہ وہ مرتبہ ثالثہ سے ہیں) و کتاب الضعفاء للعقلمی (۱۱۰/۳، ۱۱۱، ۱۱۰/۳) و سندہ صحیح

صرف یہ روایت ثابت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (کثرت سے) حدیث بیان کرنا چھوڑ دو ورنہ میں تمہیں (تمہارے قبیلے) دوس میں بھیج دوں گا۔ (تاریخ ابی زرعۃ الدمشقی: ۱۳۷۵، سندہ صحیح)

یہ روایت اس پر محمول ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کثرت سے احادیث بیان کرنا پسند نہیں کرتے تھے۔ تاکہ لوگ فتنے میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ (دیکھئے البدایہ والنہایہ ۱۱۰/۸)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس طرح دوسرے صحابہ کو بھی منع کیا تھا کہ کثرت سے حدیثیں بیان نہ کریں۔ دیکھئے سیر اعلام النبلاء للذہبی (۲/۶۰۱)

اس فاروقی اجتہاد کے مقابلے میں دیگر صحابہ مثلاً سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ، سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ، سیدنا جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ وغیر ہم کثرت سے صحیح احادیث بیان کرتے تھے اور جمہور صحابہ کا یہی طرز عمل راجح ہے۔

### سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے عظیم حافظے کا ایک صحیح واقعہ

ابوزعیمہ کاتب مروان سے روایت ہے کہ مروان بن الحاکم نے (سیدنا) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) کو بلایا اور (حدیثیں) پوچھنے لگا۔ مروان نے مجھے پردے کے پیچھے بٹھا رکھا تھا تاکہ میں (یہ حدیثیں) لکھوں۔ لگے سال مروان نے (سیدنا) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) کو دوبارہ بلایا اور ان احادیث کے بارے میں پوچھنے لگا۔ اس نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں لکھی ہوئی کتاب کو دیکھتا رہوں۔ میں نے دیکھا کہ ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے ایک حرف کا بھی فرق نہیں کیا۔ (الاشراف علی مناقب الاشراف لابن ابی الدنیا ص ۱۵۷، ۱۵۸، ح ۳۱۱ و سندہ حسن، المستدرک للحاکم ۱۰/۳ ح ۶۳ و قال: ”ہذا حدیث صحیح الاسناد“ وقال الذہبی: ”صحیح“)





## محدث فتویٰ